



AR JUNG PRESS

# نیبایع المسیحیت

۸۸۵

۸۸۵

چالیس سال سے زائد عرصہ ہوا کہ جب عیسائیوں کی طرف سے ایک کتاب نیبایع الاسلام اس کوشش میں شائع ہوئی کہ قرآن کے اسرائیلی قصص کو معاذ اللہ تورات وغیرہ سے سرودقت ثابت کیا جائے۔ اس کتاب میں بعض دیگر قرآنی تعلیمات پر بھی اسی قسم کی تنقید کی گئی۔ یہ کتاب پہلے عربی میں چھپی پھر اس کا اردو فارسی ترجمہ ہوا۔ اثنا عشریوں کے نام پر شائع کیا گیا۔ یہ قرضہ ہمارے ذمہ مدت سے چلا آتا تھا۔ بھلا اللہ وہ قرضہ نہ صرف آج اتری گیا بلکہ اس کے بالمقابل یہ قرضہ ان کے ذمہ رکھ دیا گیا ہے۔ کہ جس سے وہ قیامت تک سبکدوش نہ ہونگے۔

نیبایع المسیحیت نے عیسائی کیمپ میں جو کھلبلی ڈال رکھی ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ ایک طرف اس کتاب کا ریویو میں جو بعض عیسائی کالموں میں شائع ہوا مصنف کو گالیاں دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا گیا ماں اپنی قوم کو صداقت سے الگ رکھنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ اس کتاب میں عیسائی ملاحدہ کے اقوال ہیں یہ امر غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ تبدیلی عقاید عیسوی پر جو مغرب میں ہو رہی ہے

(اسلامیہ سٹیٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبدالرشید نیجر جمیل)

بحث کرتے ہوئے میں نے چند اقوال دئے ہیں لیکن وہ اقوال اور اجتہاد تو  
اُن لوگوں کے ہیں جو تاج مسیحی فضلاء ہیں سرکردہ اصحاب ہیں۔ وہ اپنے آپ کو  
علمائے عیسویت کہتے ہیں وہ اسی کام پر انگلستان میں مامور ہیں۔ علاوہ انہیں  
کتاب مذکور میں کوئی بحث یا دلائل نہیں۔ کہ جس میں ادھر ادھر جانے کی گنجائش  
ہو۔ شروع سے اخیر تک خالی واقعات ہی واقعات ہیں جو مسیحی محققین نے تسلیم  
کر لئے ہیں اور جن کے ثبوت ہیں عیسوی مذہب سے پہلے کی کتابیں موجود ہیں  
وہ قدیمی کتابیں آج بھی کتب خانوں میں محفوظ اور موجود ہیں۔ پھر جن واقعات کے  
انکشاف نے عیسائی دنیا کو اور خصوصاً ہندی عیسائیوں کو مضطرب کیا ہے وہ  
تو دوسری تیسری اور چوتھی صدی کے بزرگ راہبان عیسویت کی شہادت سے  
بھی ثابت ہو گئے ہیں جن باتوں کو میں نے لکھا ہے اُس کے وجود کو یہ بزرگ  
ڈاہمب شلا جیٹن شہید سینٹ آگسٹس اور سینٹ جروم وغیرہ تسلیم کرتے  
ہیں۔ اور ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کل کا کل عیسائی مذہب الف سے لیکر  
یا تک قدیمی آفتاب پرستی اور دیگر مذاہب کفریات کی روایات سے ہے  
اب تو اسلام اور عیسویت کا معاملہ صرف دو لفظوں پر اکٹھا ہے نہ کسی دلیل  
بازی اور نہ کسی مجادلہ مباحثہ کی ضرورت ہے۔ امر تنقیح طلب یہ ہے کہ عیسائی

مذہب کے کل کے کل خصوصی اور امتیازی معتقدات اس کی روایات و فلسفہ عیسائیت سے بہت پہلے آیا اور ان مذاہب میں موجود تھا جنہیں خود عیسائی کفریات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اگر وہ موجود ہیں جیسے کہ بنیاب المسیحیت کے صفحات کہتے ہیں تو پھر عیسوی تعلیم پر وہ نام کیوں عاید نہیں ہو سکتا جس سے قبل اذیح کی قدیمی روایات و تعلیمات موسوم کی جاتی ہیں۔ ایسا ہی اگر تعلیم بحیثیت کو صداقت و راستی کہا جاتا ہے۔ تو پھر اسی تعلیم کے ماخذ اور سرچشمہ کو کیوں صداقت و راستی نہ کہا جائے۔ علاوہ ازیں یہ تعلیم تو پہلے ہی سے موجود تھی تو پھر عیسائیت کی دنیا کو کیا ضرورت تھی بروئے مقابلہ موجودہ عیسائیت اور قدیمی مذاہب کفریات میں فرق صرف نام و مقام کا رہ جانا ہے۔ مثلاً قدیمی دیوتاؤں یا خداؤں کا نام شاکران کی جگہ مسیح کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس خدا کی پیدائش بیت اللحم ٹھہرا دی ہے۔ والا باقی وہی قصص وہی معتقدات وہی روایات وہی تعلیمات ہیں جو سوچ و دیوتاؤں کے مختلف ممالک و اقوام میں موجود تھیں۔ ہماری کتاب کے عیسائی ریویو نگار اپنے فرائض سے اس طرح عمدہ برا نہیں ہو سکتے ایسے کہ وہ مجھے پنے سب و شتم کا ہدف ٹھہرائیں یا گول مول الفاظ میں یہ کہہ دیں کہ یہ تو ملاحد کے اقوال ہیں۔ میں نے اپنی کتاب میں عیسوی عقاید کی تحقیق کرتے ہوئے کسی کے قول نقل نہیں کئے نہ یہ کیا ہے کہ فلاں فلاں

شخص مسیحی مذہب کو فلاں جگہ سے مستخرج کرتا ہے۔ میں نے تو واقعات کے بعد واقعات دئے ہیں۔ اور کہیں کہیں اُن واقعات پر کسی کا تنقیدی قول نقل کر دیا ہے۔ یہ بھی بہت کم۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی طرف سے بھی بہت ہی کم تنقیدی پکار کئے ہیں۔ استنباط و استدلال کو بھی الگ رکھا ہے۔ واقعات ہی واقعات دیئے ہیں۔ ان واقعات کی تردید کرو۔ یہ دکھلا دو کہ یہ باتیں مسیح سے پہلے موجود نہ تھیں۔ میری سب کی سب محنت غرق ہو جاتی ہے۔

دوسری طرف جہاں میں نے اس کتاب میں دکھلایا ہے۔ کہ انگلستان کے فضلاء مسیحیت میں کے مشاہیر اب مروجہ عقائد کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اس پر اب ہمارے عیسائی دوست سول ملٹری گزٹ کے کالموں میں بعض انگریزی اصحاب سے استفسار کرتے ہیں۔ کہ کیا ان مسیحی مشاہیر کے تبدیلی عقائد کا حوالہ جو کمال الدین نے اپنی کتاب میں دیا ہے وہ صحیح ہے یا مصنف نے بعض کسی نفسانی غرض سے یہ باتیں لکھی ہیں۔ پادری صاحب کو اس حوالہ کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے تھا۔ کہ میں نے تو اپنی کتاب میں اس امر تبدیلی عقائد پر بھی واقعات گن دئے ہیں عقیدہ بدلتے والے مشاہیر کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ تاریخیں اور سن تک لکھ دیا ہے۔ جا بجا اخبار ٹائمز کا اور اُن صحائف کا حوالہ

دیا ہے۔ جہاں یہ باتیں شائع ہوتیں۔ الغرض کتاب مذکورہ کے شائع ہوتے  
 نہ صرف عیسائی اصحاب نے وہ اخلاق ہی ظاہر نہ کئے جو ایک مسیح کے پیروں میں  
 ہونے چاہئیں خصوصاً جبکہ کتاب مذکور نہایت ہی ملایم اور شریفانہ پیرا میں لکھی  
 گئی تھی۔ بلکہ عیسائی اصحاب نے یہ بھی ظاہر کر دیا کہ دراصل اس کتاب کا جواب  
 ان کے پاس نہیں ہیں ذیل میں کتاب مذکور کا فصل انڈکس دے دیتا ہوں  
 پڑھنے والے دیکھ لیں کہ یہ کتاب کس پایہ کی ہے۔ یہ یاد رہے کہ ان دریافت  
 شدہ حقایق و واقعات سے ہندوستانی عیسائی ہی نہیں بلکہ کروڑوں کروڑ مغرب  
 کے عیسائی بھی ناواقف ہیں۔ ہاں فضلاء مسیحیت جو اس وقت ان عقائد کو  
 چھوڑ رہے ہیں۔ وہ ان باتوں سے ناواقف نہیں بصلحت وقت اور سیاسی  
 ضروریات انہیں ان امور کے ظاہر کرنے سے روکے ہوئے تھیں۔ ہاں آہستہ  
 آہستہ ان تمام باتوں کو جن کے ماتحت وہ گزشتہ ۱۸ صد برس سے مسیح کی پرستش  
 نہیں۔ بلکہ مسیح کے نام تھے سوچ کی پرستش کرتے آئے ہیں وہ چھوڑتے جاتے  
 ہیں۔ میں نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے کہ معاملہ صداقت کو اب طشت از  
 بام کیا جائے۔ کیونکہ خلق اللہ کا نفع اسی میں ہے۔ عیسائی آخر ہمارے ہی بھائی  
 ہیں۔ وہ دوسروں سے ہیں اقرب ہیں۔ آج عیسائی اخبار اور مصنف مختلف

پہلوؤں سے عیسائی مسلم جماعتوں میں قریب ہونے کی راہیں سوچ رہے ہیں بیکر  
 سامنے بھی یہی ایک خیال ہے وہ بیشک عیسائی رہیں۔ ہم میں اور ان میں جناب  
 مسیح کا وجود واسطہ محبت ہو سکتا ہے وہ باتیں جو آفتاب پرستی سے لیکر  
 پُرانے راہبوں نے مسیح کے سرخو پ دی ہیں اور مسیح کو ایک سو بچ دیوتا بنا دیا  
 ہے اُسے مذہب عیسویت سے نکال دیں۔ پھر مسلم عیسائی ایک ہو جائیں گے  
 اور نورافشاں اور اُس کے ایڈیٹر کو کسی سیاسی غرض سے یہ غلط کوشش کرنے  
 کی ضرورت نہ رہے گی کہ قرآن میں صرف اسرائیلی انبیاء کا ذکر ہے ہندی انبیاء  
 کا نہیں۔

اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ انگریزی زبان میں یہ کتاب لکھی جائے اور ہزاروں کی تعداد  
 میں مفت تقسیم ہو۔ ایسا ہی عربی زبان میں یہ کتاب مصر و شام۔ بیروت۔ فلسطین وغیرہ  
 میں شائع ہو۔ جہاں ایک کافی حصہ عیسائیوں کا ہے۔ سکندر یہ کے رہنے والے  
 میرے ایک فاضل دوست میری استدعا پر یہ کتاب عربی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔  
 میں نے سب سے پہلے اس کتاب کو اردو زبان میں اس لئے شائع کیا ہے  
 کہ یہاں کے مسلم احباب اس کتاب کو پڑھیں۔ پھر اگر وہ اس کتاب کی عیسائی  
 سرکل میں مفت اشاعت کو خدمت اسلام و خدمت بنی نوع انسان سمجھیں۔ تو وہ

میری امداد میں کھڑے ہو جائیں اور اس اہم کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ انگریزی میں یہ کتاب لکھی جا چکی ہے۔ اس کا بہت سا حصہ پریس میں جا چکا ہے، صرف تعداد اشاعت کا سوال زیر غور ہے یعنی یہ کتاب کس قدر چھاپی جائے۔ وہ مسلمان بھائیوں کی امداد پر منحصر ہے۔ اس میں چار ہزار روپیہ کے اوپر رقم آچکی ہے جس کی فہرست رسالہ اشاعت اسلام میں چھپ چکی ہے۔ اس کا خیر کے لئے جو کچھ بھی چندہ ہوگا۔ اور اس کا جو بھی خرچ ہوگا۔ وہ کوڑی کوڑی اور پیسہ پیسہ رسالہ اشاعت اسلام کے صفحات میں حسب معمول شائع ہو جائے گا یعنی جیسے ہمیشہ سے ووکنگ مشن کی آمد و خرچ اس رسالہ میں شائع ہوتی ہے۔ ایسے اس کتاب کے متعلق کل آمد و خرچ چھپ جائے گا۔ اب میں ذیل میں انڈکس دیتا ہوں

خواجہ کمال الدین

مستقل تپہ۔ عزیزی منزل۔ لاہور۔ پنجاب

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۴ء



# صدائے صوت مکہ

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۱ - ۵	مذہب کی ایک بھاری غرض اتحاد ہے۔ خدا کی طرف سے سب کے لئے ایک ہی مذہب ابتدا سے آیا۔ انسانی دستبرد نے اختلاف پیدا کیا۔ مذہب ابتدا سے اخیر تک ایک ہی اصول پر ہونا چاہئے۔ اختلاف مذاہب کو دور کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے +
۶ - ۷	حقیقت اسلام۔ کائنات میں ہر ایک چیز کا مذہب اسلام ہے۔ اسلام سے انحراف ہلاکت ہے +
۸ - ۱۱	اس وقت دنیا کے جنگ و فساد میں اختلاف مذاہب بھی ایک بھاری عنصر ہے۔ ترک اور یورپ۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں مفاہمت کی صورت مسلمان آسانی سے صلح کر سکتے ہیں۔ ہم معاملہ مسیحی میں عیسائیوں سے کیوں ناراض ہیں +
۱۳	وجہ تصنیف کتاب +

## مشاہیر کلیسائے انگلستان کے معتقدات جدید

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۱۴	مروجہ مسیحی مذہب کا خلاصہ معتقدات - ان عقائد سے مسیحی فضلاء کا بندھن انحراف *
۱۷	۱۹۱۳ء میں جرمن کلیسا کے اندر سے ایک مذاکرہ کی غٹھا (مروجہ عیسویت) کی اصلاح کرو *
۱۸	۱۹۱۵ء میں اہل انگلستان کا مطالبہ کہ زبور کے بعض حصہ مندرجہ بائبل خدا کی طرف سے ہیں *
۲۰-۱۹	مترجمین و شائع کنندگان بائبل کے قصہ ماہی پوئس کو قابل تسلیم بنانے کے متعلق ترجمہ کو آئے دن بدلنا اعلیٰ پایہ کے پادریوں کا اس قصہ سے انکار - مسیح کا اس قصہ کو تسلیم کرنا *
۲۱-۲۳	عام طور پر پادریوں کا اس امر سے انکار کہ بائبل سب کی سب خدا کی طرف سے ہے۔ پادری بننے کے وقت اس معاملہ میں جو حلف لیا جاتا ہے - اس میں تبدیلی - تبدیل شدہ حلف کا از روئے علم منطق یہ نیا ہونا - فضلاء مسیحیت کا معاملہ *

# قرآن مجید کا عیسائی دنیا پر احسان

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۲۶-۲۵	ویسٹ منسٹری (شاہی گرجا لٹن) کے افسر اعظم کا تواریت کے بعض حصص کی صحت سے انکار اس انکار کا اثر معتقدات مسیحیت پر پانچیل کے بعض واقعات اس کی صحت کو مشتبہ کرتے ہیں +
۲۷	مبشپ آف ڈرہم فرماتے ہیں کہ مسیح اگر ہمارے زمانہ میں ہوتے تو زیادہ عقل سے کام لیتے +
۳۰-۲۸	۱۹۱۷ء میں فضلائے مسیحیت کا کیمبرج میں جلسہ۔ اس امر کے لئے قرآن دینا کہ مروجہ مذہب عیسویت جناب مسیح کا بنیاد کردہ نہیں ہے +
۳۵-۳۱	۱۹۲۱ء میں بقم آکسفورڈ فضلائے مسیحیت کا جمع ہونا مسئلہ الوہیت کی پر بحث۔ اس الوہیت کی تشریح دراصل مسیح کے خدا ہونے سے قطعی انکار۔ مسیح کے علم کو غلط قرار دینا۔ اس کے ہر معنوں میں انسان ہونے پر فضلائے مذکور کا اقرار۔ مسیح کے متعلق ایسی باتوں کا تسلیم کرنا کہ جس سے وہ نبی کی حیثیت سے بھی گر جاتے ہیں +
۳۶	مذہب میں آنحضرت صلعم کی اصلاحات کا خلاصہ +

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۳۷	حسب اقبال فضلاء نے مسیحیت مسیح کی اہمیت میں کل انسان شامل ہیں
۳۸-۳۹	ڈین آف کارلائل۔ اُلوہیت مسیح کی جو تعریف کرتا ہے۔ اسلام اُسے کمال انسانی بتلاتا ہے *
۴۰	انجیل کا عدم صحت پر اکابر تنقید کی رائے *
۴۱-۴۳	آیچ بشپ یارک کا اعلان کہ لوگ کلیسیا تعلیم سے متنفر ہیں۔ اکابر علماء مسیحی کا آہستہ آہستہ عقائد مروجہ کا چھوڑنا *
۴۴	کنٹربری دن مقام آیچ بشپ میں ایک گھبراہٹ کا جلسہ کہ کس طرح عیسائیوں کو اب عیسائی رکھا جائے *
۴۶-۴۷	اکابر علماء مسیحی کی کوششیں کہ مذہب کی شکل و تعلیم بدلی جائے۔ اور اُسے موجودہ ضرورت کے مطابق کیا جائے *
۴۸-۴۹	اکابر علماء مسیحی کا بتدیج اسلام کی طرف آنا *
	<b>باب دوم</b> <b>اساطیر الاولین</b> <b>مسیحی کلیسا کے مآخذ</b>

نصفہ	تفصیل مضامین
۵۳	<p>عقائد مسیحیت کا خلاصہ بطن باکرہ سے ابن اللہ کا پیدا ہونا انسان کو مصائب اور بلاکت سے اپنے خون کے ذریعہ نجات دینا۔ مر کر پھر جی اٹھنا۔ آسمان کو جانا۔ ان عقائد سے موجودہ معلمان مسیحیت کا علی العموم انحراف قبل از مسیح مذاہب کفر والحاد نے ان تمام عقائد کو اپنے اپنے معبودوں کے متعلق تسلیم کیا۔</p>
۵۵	<p>ان معبودان مختلفہ کے نام جو بطن باکرہ سے قبل از مسیح ۲۵ یا ۶۴۰۰ کو پیدا ہوئے۔ ان باکرہ بیبیوں کے نام مسیح کی ولادت گاہ اور بعض قدیمی معبودوں کی ولادت گاہ بھی ایک ہی تھی۔</p>
۵۷	<p>مذاہب آفتاب پرستی کی کل کی کل روایات مسیح کے نام پر مذہب مسیحیت میں آہستہ آہستہ داخل ہوئیں۔</p>
۵۸	<p>ایسٹر کے دن صلیب نماروئی۔ اور انڈے جو عیسائی مسیح کی یاد میں کھاتے ہیں۔ وہ مسیح سے صدیوں پہلے ایسٹر کے دن ہی مصر اور آئرلینڈ کے سورج پرست کھا کر تھے۔</p>
۵۹	<p>ایسٹر کی تقریب۔ ایرانی نوروز۔ ہندوستان کی میا لکھی مہری</p>

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
	جہنمی بہار کی دیویاں *
۶۰-۶۳	<p>مسیح سے بہت پہلے آفتاب پرستوں میں صلیب پرستی تھی۔ چوتھی صدی میں سوچ پرست شاہ قسطنطین نے اتباع شمس پرستی صلیب اور دیگر امور شمس پرستی کو مذہب عیسویت میں داخل کر لیا *</p>
۶۴-۶۷	<p>رومن کیتھولک گرجے ہو ہو سوچ دیوتا کے مندر کی شکل پر ہیں۔ ان میں مذبح کا مشرقی رو ہونا سبت کا دن بجائے ہفتہ کے اتوار کو رکھنا۔ راہب اور تائیکس۔ اُن کے سر پر قرص آفتاب کا نشان سب کے سب شمس پرستی کے باقیات ہیں *</p>
۶۸-۷۱	<p>بابل کے کھنڈرات ہیں سے حال میں اس ثبوت کامل جانا کہ مسیحی داستان صلیب و واقعات مقدمہ مندرجہ بائبل و راصل بابل کے سوچ دیوتا بعل کی داستان سے لی گئی ہیں *</p>
۷۳	<p>مسیح سے پہلے بہت سے معبودوں کا نسل انسانی کو عذاب اور ہلاکت سے بچانے کے لئے مقتول مصلوب یا مذبح ہونا۔ موت کے بعد اُن کا پھر جی اٹھنا جی اٹھنے کی تاریخ وہی ہے جو مسیح کے جی اٹھنے</p>

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
	<p>کی تاریخ ہے +</p> <p>۶۶-۶۷ مندرجہ بالا معبود اہنی ناموں سے یاد کئے جاتے تھے جو مسیح کے لئے تجویز ہوئے یعنی خدا کے پہلو کھٹے بیٹے۔ شفیع۔ منجی۔ نجات دہندہ۔ مسیحی تہوار مذہب کفر و الحاد کے تہوار سے لئے گئے۔ ان کی تاریخیں بھی وہی۔ سوچ دیوتا بتھرا اور اوسیرس سے مسیح کی داستان مندرجہ بائبل لی گئی۔ بتھرا کے شاگرد بارہ بتھرا پرستی میں بپتسمہ اور عشاء رانی تاریخ پیدائش بھی وہی۔ مرناجی اٹھنا ویسے ہی۔ مسیح کو گود میں لئے ہوئے مریم باکرہ کا مجسمہ واصل باکرہ آئی سس کے مجسمہ سے لیا گیا ہے جس کی گود میں سوچ دیوتا ہورس ہے یہ مجسمے سکندریہ کے عجائب خانہ میں موجود ہیں +</p>
۷۷	<p>چوتھی صدی میں ہورس اور اس کی باکرہ ماں۔ آئی سس کی پرستش مسیحی اسی طرح کرتے تھے جیسے مریم اور مسیح کی +</p>
۷۸-۷۹	<p>سیریا کے سوچ دیوتا سائڈونس کی داستان مسیح کی داستان ہے۔ اطلس دیوتا کی داستان +</p>

تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
میکیکو کے ابن اللہ کا قصہ شروع سے اخیر تک مسیح کا قصہ +	۸۰
یونانی سوچ دیوتا میکس کی داستان اور مسیح کی داستان ایک دوسرے کا مشنی دینز ویکو صفحہ ۱۰۲ +	۸۱
۸۲-۸۳ اور مندرجہ بالا کا ثبوت چھٹی ساتویں صدی کے رہنمایان مسیحیت کے تحریری شہادت جس میں شہید جیٹن اور سینٹ آگسٹس شامل ہیں +	۸۲-۸۳
۸۵-۸۸ فضلانے مسیحیت کے نزدیک تاریخ ولادت مسیح متحقق نہیں۔ پانچویں صدی میں ۲۵- دسمبر اس لئے مقرر ہوئی کہ مسیح سے پہلے یہ تاریخ سوچ دیوتاؤں کی پیدائش کی تھی مسیحی مذہب کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے یہ تاریخ لی گئی۔ ان امور پر ایک دلچسپ اور متحقق بحث +	۸۵-۸۸
۸۹ سب کے سب سوچ دیوتا ۲۵- دسمبر یا اس کے ایک دو دن بعد بارہ کے پیٹ سے اس لئے پیدا شدہ مانے گئے۔ کہ ان تاریخوں میں بڑج سنبلہ کے ستارے اُفق مشرق میں نظر آتے ہیں۔ اور کتب تنجیم میں بڑج سنبلہ کی صورت کنواری کی دی گئی ہے شہید جیٹن نے تسلیم کیا کہ مسیح کی جائے ولادت دراصل سوچ کی مولود گاہ کے قصبے	۸۹



مذہبہ	تفصیل مضامین
۹۰	<p>سے لی گئی ہے +</p> <p>مسیح کی پیدائش پر جن تین بادشاہوں کا مسیح کے دیکھنے کے لئے آنا۔</p> <p>انجیل میں مذکور ہے۔ وہ بھی بچہ جوزا کے وہی تین تارے ہیں۔ جو ۲۵ دسمبر کو اُنق پر ظاہر ہوتے ہیں۔ قدیم کتبجیم میں ان تین تاروں کو تین بادشاہ کہا گیا ہے +</p>
۹۱-۹۲	<p>بچہ ۱۔ بطور نشان مسیح بھی شمس پرستی سے لیا گیا۔ اپالو (سوج ویتنا)</p> <p>کا نشان بھی بچہ ۱ ہے۔ ایام ایٹر (ایام صلیب و بعثت مسیح) میں سوج بچہ حمل میں ہوتا ہے۔ بچہ حمل کی شکل کتب تنجیم میں بچہ ۱ ہے۔ سوج کی مفروضہ بیضی حرکت کا دائرہ۔ اسی تاریخ کو خط استوا پر گزرتا ہوا صلیب کی شکل بناتا ہے۔ جہاں سوج برابر و دون بے حرکت رہتا ہے اس کے بعد ہمارا پیدا ہو کر نئی زندگی دنیا میں لاتی ہے۔ اہل مصر نے مسیح سے بہت پہلے اسی لئے صلیب کو نشان زندگی جدید ٹھہرا کر اُس کی پرستش ایام ایٹر میں کی۔ ایٹر کے معنی ہی ہمارے ہیں یہی باتیں پانچویں صدی میں عیسائی مذہب نے لے لیں۔ سوج کی دوسری کیفیت</p>

کی تابینوں پر بعض عیسائی تیوہاروں کا منایا جانا۔ انجیل کے بعض فقرات سورج کی بعض کیفیات سے ہی حاصل ہوتے ہیں کلیسیا باطنیات میں خاردار دم والا سانپ (یعنی شیطان یا دیو ظلمت) جو خدا کو یعنی مسیح کا دشمن ہے وہی بُرجِ عقرب ہے جس میں سورج داخل ہو کر بے نور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

۹۷ مسیحی تیوہار اور شماسی تیوہار۔ دراصل ایک ہی ہیں \*

۹۸-۹۹ جن ممالک میں عیسائیت نہیں پہنچی۔ وہاں قدیم سے عشاء ربانی کا ہونا۔ رسم عشاء ربانی کی تشریح \*

۱۰۰ خدا یا ابنِ خدا کے مقتول یا مصلوب ہونے میں نسل انسانی کی نجات ایک قدیمی کہانی ہے۔ یہ باتیں دو سکر مذاہبِ قدیمہ میں موجود ہیں \*

۱۰۳ بیکس مسیح کی طرح نجات انسانی کے لئے ایک بارگاہ کے پیٹھ سے پیدا ہوا جیو پیٹر (خدا کے یونان یا قدیم) نے یہی سمجھا کہ اُن کا بیٹا مقتول ہو کر انسان کو بچائے۔ مسیح کے بعض فقرات مسیح سے پہلے بیکس نے اپنے متعلق کہے \*

تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
عشاء ربانی کی اصل حقیقت - مشرقی ممالک میں اس کی مختلف شکلیں -	۱۰۴
ہند میں رواج ستی + (دیسچی فلسفہ اور برہمنی اصطلاحات)	۱۰۵
مسئلہ تثلیث کی حقیقت - ہند کے مذاہب میں مسئلہ تثلیث کا وجود -	۱۰۶-۱۰۵
قدیمی یونانی بت پرستوں میں تثلیث + عیسائی فلسفہ کلام فلسفہ ہذا پر ایک مختصر تنقید - اس فلسفہ کے ماتحت	۱۰۶-۱۱۰
کلیسی مصطلحات +	
کتب خانہ اسکندریہ کا ۳۹ء میں ایک بشپ کے لحاظ سے	۱۱۱
جلایا جانا - اس کی وجہ +	
کلیسی فلسفہ کلام - اور اس کی کل کی کل مصطلحات کا عیسائی مذہب سے	۱۱۲-۱۱۶
پہلے حکیم فائلو کی تصنیفات میں موجود ہونا - اس کا ثبوت معہ حوالہ	
کتب +	
قدیمی یونانی تثلیث اور کلیسیائی تثلیث - ایرانی سورج پرستوں میں تثلیث	۱۱۶-۱۱۸
فلسفہ آفتاب پرستی سے کلیسیائی فلسفہ کی تشریح +	

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۱۱۹	مقصد کلام اور حکیم افلاطون کا فلسفہ عقل اول *
۱۲۰	قرآن مجید کا انکشاف حقیقت کرنا *
۱۲۲	مسیحی کلیسا کے معمار
۱۲۳-۱۲۴	پولوس نے کلیسا کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ عیسوی مذہب کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے۔ دوسرے مذاہب کی تعلیم عیسائی مذہب میں داخل کی جائے۔ اور عیسائی مذہب کی تعلیم کو جو دوسروں کے مرغوب نہ ہوا سے چھوڑ دیا جائے *
۱۲۶-۱۲۷	پولوس کی مشتبہ اور جناب مسیح کی تعلیم کے برخلاف کارروائیاں * موجودہ فضلاء مسیحیت کا کلیسیا تعلیم کو مسیح کی طرف منسوب کرنے سے انکار *
۱۲۷-۱۲۸	پولوس کے قدم پر آئینہ کلیسیا مصلحان کا عمل۔ اور اصل مذہب عیسویت کا مٹ جانا۔ اور اس کی جگہ شمس پرستی کا آ جانا *
۱۳۱	شاہ قسطنطین کی قبولیت عیسویت ایک پوٹیکل ضرورت پر تھی *
۱۳۲-۱۳۴	جناب مسیح کا مذہب اسلام تھا۔ روح حق۔ نبوت عرب *

تفصیل مضامین	صفحہ
(اسلام یا مذہب محبت)	۱۳۵
کائنات میں ہر ایک ذرہ اور کائنات کی ہر ایک شکل کا مذہب اسلام ہے۔ سائنس کی مختلف شاخیں اور اسلام۔ مقصد مذہب۔ کلیسی تعلیم مقصد مذہب کو پورا نہیں کرتی * عیسوی مذہب میں مذہب محبت کا ادعا۔ اس کا عیسائی دنیا میں مفقود ہونا۔ اس کی اصل وجہ * مذہب محبت اور اسلام۔ مذہب محبت کی ضروریات جو ہر حیثیت اور اک۔ روح پر ایک لطیف بحث۔ جذبات رویہ یا نفسانہ۔ ان کی ضرورت۔ ان کی تعدیل و تہذیب۔ ان کا اعلیٰ اخلاق۔ اور روحانیت کی شکل اختیار کرنا۔ شہوت اور غصہ کی مذہب اور غیر مذہب شکلیں * یورپین دہر پرست اور خدا پرستی۔ مذہب توحید یا مون ازم۔ جہانیاں اور روحانیاں کا تقابل۔ ایک دوسرے کی تائید۔ غضب قوی کی ضرورت۔ جناب مسیح۔ اور جناب بدہ۔ مذہب محبت	۱۳۵-۱۳۹ ۱۴۰-۱۴۲ ۱۴۳-۱۴۶

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۱۵۴-۱۵۱	<p>کے کامل معلم نہیں ہو سکتے *  قوت غضبی کے محرک ہونے کے تین مواقع۔ اور اس پر اسلام کی تعلیم  مسیحی تعلیم کا نقص غضب اپنے صحیح فعل پر دراصل محبت کی ایک دست  شکل ہے محبت بے فعل کے نقص حقیقی محبت کے خط و خال *  ۱۶۱-۱۵۶</p>
۱۶۲	<p>اسلام و دراصل مذہب محبت ہے صحیح محبت کو پیدا کرنے میں اسلامی  تعلیم۔ متناہل زندگی کی ضرورت۔ متناہل زندگی یا کتھا الی اسلامی نکتہ  خیال میں۔ شہوت و غضب کی اصلاح۔ اخلاق فاضلہ اور روقا  کا ورخت۔ متناہل زندگی میں مٹر ہوتا ہے مسیح اور بدھ۔ خانہ داری اور  معاشرت۔ اخلاق مترلیہ۔ سوشل قومی۔ ملکی اخلاق کا پیدا ہونا۔  روحانیت کا اعلیٰ مقام قاب قوسین کی تشریح *  اوراک کی تعریف۔ اس کی سات منازل۔ منازل ارتقائی۔ اوراک  ذاتی۔ منزلی۔ اصدقائی۔ قومی۔ ملکی۔ نوعی۔ کوئی۔ اس کے حصول  پر مذہب محبت کی شکل *  ۱۶۵-۱۶۳</p>
۱۶۵-۱۶۳	<p>حدیث معراج کے اس قصے کی تشریح کہ کیوں آنحضرت صلی اللہ</p>

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
۱۶۶	<p>علیہ وسلم کو مختلف انبیاء مختلف آسمانوں پر نظر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام۔ تہذیب اخلاق اور مذہب محبت کی تدوین میں تعلیم قرآن کا نظام الملک +</p> <p>اوراک حیوانی کو اوراک کوئی یا ربانی بنانے کے لئے خطبہ جمعہ میں آیت اِنَّ اللّٰهَ یَا مُرَبِّ الْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَارِثَیْ ذِی الْقُرْبٰی وَیَهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغٰی یُعْظَمُ لَعَلَّکُمْ تَذَكَّرُوْنَ - کا پڑھا جانا۔ قرآن کی تعلیم کہ انسان کے کل قومی و کمستوبات اس کے پاس بطور امانت ہیں۔ اس غرض کے لئے اخلاق خداوندی کے پیروی کرنے کی تعلیم +</p>
۱۸۲	<p>اخلاق خداوندی میں مذہب محبت کی تعلیم۔ اس غرض کے حصول کے لئے دیگر قرآنی آیات +</p>
۱۸۳-۱۸۶	<p>فضلائے مسیحیت اسلام کو مذہب محبت اس لئے نہیں سمجھتے۔ کہ اس میں جنگ کی تعلیم ہے۔ بشپ آف لندن کا ضرورت جنگ عظیم پر تعلیم جنگ دینا۔ مسیح کا خطبہ کوہی۔ امن عامہ کے لئے جنگ کی</p>

نمبر صفحہ	تفصیل مضامین
	ضرورت اور اس پر قرآن کی تعلیم۔ جنگ کے تین صحیح مواقع تعلیم کروہ قرآن +
۱۸۸-۱۸۷	(۱) حفاظت خود اختیاری۔ (۲) حفاظت اماکن مقدسہ (۳) آزادی مذہب خواہ کوئی مذہب ہو۔ دوسرا وزیر امور میں مسلم کا فرض ہے کہ بلا تمیز مذہب بروقت ضرورت وہ جنگ کرے۔ مسلم اور غیر مسلم حکومت کے ماتحت اماکن مقدسہ کی ضرورت حفاظت خود اختیاری کیلئے جنگ۔ غزوات نبوی اس اصول کے لئے تھے۔ نہ کسی مذہبی غرض کے لئے اس امر کا دو نفعی اور قطعی ثبوت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات حفاظت خود اختیاری کے لئے تھے۔
۱۸۹-۱۹۰	خلق عفو کے اظہار میں بن ضروری حالات کا ہونا مسیح کو اپنی زندگی میں فی الحقیقت عفو کا موقعہ نہیں ملا +
۱۹۱-۱۹۲	امور محبت عامہ میں عیسائی پادریوں کے اخلاق۔ قرآن نے محبت وہمدردی انسانی کو مذہب بنا دیا +



## ینابیع الہیہ کے متعلق مشاہیر ملک کی آراء کا ملخص

- (۱) خواجہ صاحب نے نہایت تفصیل و تلاش سے مسیح کی بیٹروں کے خوش ساختہ عقائد و ارکان مذہب کو تہہ بہ تہہ باطل سے نقل شدہ ثابت کیا ہے اور بڑی حد تک وہ کامیاب ہوئے ہیں۔
- یہ کتاب مذہبی دوائر میں نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائیگی۔ اگر اس کتاب کا ترجمہ انگریزی زبان میں شائع کر کے یورپ و امریکہ میں مفت تقسیم کرایا جائے تو اس سے بہت مفید نتائج برآمد ہونگے۔ امیر ہے کہ ملک و ملت کے غیر غواہ اصحاب اس معاملہ میں خواجہ صاحب کو مالی امداد کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔
- خلافتِ نبوی ۱۳ جنوری ۱۹۲۳ء
- (۲) یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کے لیے تقویتِ الہام کا باعث اور عیسائیوں کے لیے "سراجِ ہدایت" ہے بلکہ مشائخِ مذہبِ حق کے لیے قابلِ مطالعہ ہے۔
- البرہہ کانپور۔ ۳۔ پانچ ستمبر ۱۹۲۳ء
- (۳) جناب خواجہ صاحب نے اپنی اس تالیف میں ہم سیمیت کی ریڑھ کی ہڈی دکھا دی ہے اور اس کے مطالعہ کرنے کے بعد یقیناً ہر شخص جسے توہینِ معصیح حاصل ہے، سیمیت کے بیست و چوبیس کے تمام تاروں کو ان کی اصلی حالت میں دیکھ سکتا ہے۔ ہمارے ناظرین کو یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیے نہایت ہی پُر از معلومات و مقل ہے۔
- مدنیہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۳ء
- (۴) کتاب فی الواقع عیسائی دنیا کی لیے اسلام کی طرف سے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ اگر یہ بکثرت مسیحی دنیا میں شائع ہو سکے تو فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اس کے لیے ضرورت ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کا ماتہ بٹایا جائے۔ اور مسلمان اس کی مفت اشاعت کا انتظام کریں۔
- ورلیش دہلی ۱۵۔ فروری ۱۹۲۳ء
- (۵) یہ بڑے پایہ کی کتاب مصنف نے پادریوں کے مذہب پر جدید طرز و طریق سے نہایت عمدہ تنقید کی ہے۔ قومی رپورٹ۔ مدراس، ۱۱ جنوری ۱۹۲۳ء
- (۶) مسانت برٹان اور قطعیات و دلائل کی کفالت کے لیے خواجہ صاحب مدوح کا نام ہی کافی ہے۔
- کوبل۔ امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء
- (۷) بے شک یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو انگریزی میں ترجمہ کر کے کثرت سے تقسیم کیا جائے جس کے واسطے مسلمانوں کا فرض ہے کہ چند مہرے امداد کریں۔
- اتفاقِ محلی ۱۱ جنوری ۱۹۲۳ء
- (۸) عجیب نے بڑی محنت سے ثابت کیا ہے کہ اصل موجودہ عیسائی مذہب نلال فلال مذہب اور کتابِ باخود ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ عیسائیوں میں مفت تقسیم ہو۔
- الحدیث۔ امرتسر
- (۹) ینابیعِ الہیہ میں جو حصہ عیسائیت کی تردید کا ہے۔ وہ اچھا ہے۔
- المست و ابھارت۔ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۳ء

